انوار الاذکیا

(ترجمہ)

تذکرۃ الاولیا

باہتمام کمترین حقیر سراج الحق ... عفی عنہ

در مطبع مجیدی واقع کانپور طبع شد

[illegible]

اپنی علماؒ اور اولیاؒ اور انبیاؑ کی جان پاک کے طفیل سے اس قوم سے شرمندہ مت کیجیو اور اس خاص رحمت سے کہ ابتر تجویز ہی ہے بے نصیب نہ فرمائیو اور اس کتاب کو درجہ قرب کا ذریعہ کیجیو نہ سبب دوری کا اور بیشک تو مالک قبولیت کا ہے - اور اب ہم ان بزرگون کے نام کہ اس کتاب مین ہین - چھیانوے باب مین بیان کرتے ہین - اللہ کے احسان سے اور اسکی بخشش سے

فہرست ابواب

چودھوان باب حضرت ابا یزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے ذکر مین

وہ عارفون کے سلطان وہ حقیقت جاننے والون کے برہان وہ خلیفہ الٰہی وہ علامہ نامتناہی وہ ناکامی کی جان کے پختہ یعنے حضرت بایزید بسطامی قدس اللہ روحہ العزیز اکبر مشائخ اور اعظم اولیا تھے اور خدا کی حجت اور خلیفہ بحق اور عالم کے قطب اور اوتاد کے مرجع تھے آپ نے بہت ریاضتین کی تھین اور بہت کرامتین رکھتے تھے اور اسرار و حقائق مین نظر روشن اور کوشش کمال رکھتے تھے ہمیشہ مقام قرب و ہیبت مین رہتے تھے اور محبت کی آگ مین مستغرق تھے اور ہمیشہ تن کو مجاہدے مین اور دل کو مشاہدے مین مشغول رکھتے تھے اور احادیث اور روایات کے بیان مین آپ کو کمال حاصل تھا اور طریقت و حقیقت مین آپ بےمثل تھے بلکہ یون کہنا چاہیے کہ اس طریقے مین جو کچھ تھے وہی تھے کہ جنھون نے جھنڈا جنگل مین نکالا اور آپ کے کمالات چھپے نہین ہین یہان تک کہ حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا کہ بایزید بسطامیؒ ہم لوگون مین ایسے ہین کہ جیسے ملائکہ مین جبرئیل علیہ السلام اور یہ بھی حضرت جنیدؒ نے فرمایا ہے کہ تمامی چلنے والون یعنی سالکون کی دوڑ دھوپ کی نہایت مقام توحید مین اور بایزیدؒ کی ابتدا برابر ہے بلکہ تمامی مردم جبکہ بایزیدؒ کی ابتداے قدم پر پہونچتے ہین وہین رہ جاتے ہین اور گم ہو جاتے ہین اور مقام محویت مین متحیر رہتے ہین اور دلیل اسکی یہ ہے کہ اگر کوئی دو سو برس تک باغ معرفت مین سیر کرے تب شاید کہ ایک پھول اُسیر ایسا جیسے کہ ہم پر سب کے سب شگفتہ ہوئے ہین شگفتہ ہو اور شیخ ابو سعید ابو الخیرؒ کہتے ہین کہ اٹھارہ ہزار عالم کو بایزیدؒ سے پر دیکھتا ہون اور پھر بایزیدؒ کو درمیان مین نہین پاتا یعنے بایزیدؒ خود حق مین محو و گم ہے اور کہتے ہین کہ حضرت بایزیدؒ کے دادا آتش پرست تھے اور آپ کے والد بسطام کے بزرگون سے تھے اور جس وقت کہ اپنی والدہ کے پیٹ مین تھے اُسیوقت سے

تو میرا ہو جا اور پھر جو کچھ تو چاہے کر۔ اور فرمایا کہ ایکبار مینے حق تعالی کی درگاہ مین مناجات کی اور کہا کہ
الٰہی مین تیری طرف کس راہ سے آؤن تب ایک ندا سُنی کہ ای بایزید پہلے اپنی نفس کو تین طلاقین دے
پھر ہمارا نام اللہ لیجیو۔ اور فرمایا کہ مینے ایکبار کہا کہ اگر حق تعالی مجھ سے حساب ستر برس کا چاہے گا تو
مین بھی اُس سے حساب ستر ہزار برس کا چاہونگا کیونکہ ستر ہزار سال ہوئے جب الست بربکم فرما کر
سب کو بلی کے شور مین ڈالا ہے اور یہ تمامی شور کہ زمین اور آسمان مین ہے الست کے شوق سے ہے
خطاب آیا کہ ای بایزید اپنے سوال کا کہ تو کریگا جواب سُن ہم روز قیامت کو تیری ہفت اندام کو
ذرہ ذرہ کرینگے اور ہر ذرے کو ذرے پر ایک ایک دیدار عطا کرینگے اور پھر کہینگے اب یہ ستر ہزار برس
کا حساب ہے۔ اور حاصل اور باقی کو تیری گود مین رکھینگے۔ اور حضرت بایزید نے فرمایا کہ اگر آٹھون
بہشتون کو میری جھونپڑے کے دروازے پر رکھینگے اور ولایت دونون جہان کی بطور جاگیر
مجھے عطا کرینگے تو بھی مین اُس ایک آہ کی عوض کہ جو پچھلی رات کو بھری ہے نہ قبول کرونگا
بلکہ اُس ایکدم کو کہ جو اُسکے ذوق و شوق مین مینے لیا ہے اٹھارہ ہزار عالم کی بادشاہت سے
بدل نہ کرونگا اور فرمایا کہ اگر کل قیامت کو بہشت مین حق تعالی مجکو اپنا دیدار نہ دکھلائینگے
تو مین اسقدر گریہ وزاری کرونگا کہ ساتون دوزخ کے طبقون کے دوزخی میرے گریہ اور نالی
سے اپنے عذاب کو بھول جائینگے اور فرمایا کہ جو لوگ کہ ہمسے پہلے گذرے ہین ہر ایک اُنمین
سے ادنی ادنی چیز پر راضی ہو گئے ہین لیکن ہم کسی چیز پر راضی نہین ہوتے ہین اور
ہمنے ایکبارگی آپ کو اُسپر قربان کر دیا ہے اور پھر اپنے آپ کو نہین چاہتے ہین
کیونکہ اگر ایک ذرہ بھی ہماری صفتون سے میدان مین آجاوے تو ساتون آسمان اور ساتون
زمینین درہم برہم ہو جاوین اور فرمایا کہ حق تعالی نے چاہا کہ ہمکو دیکھے لیکن ہمنے نہین چاہا کہ ہم
اُسکو دیکھین یعنی ہم بندے ہین اور بندے کا اپنی مرضی کے ساتھ کیا کام ہے اور فرمایا کہ مین
چالیس برس تک خلق کو خالق کی طرف پکارتا رہا لیکن کسی نے قبول نکیا ناچار مین اُسنے
رُوگردان ہو کر حضرت باری تعالی کی بارگاہ مین گیا جب وہان پہونچا تو سب کو اپنے سے پہلے

وہان پایا یعنے حق تعالیٰ کی عنایت خلق کے حق مین انسے زیادہ دیکھی پس مجھے معلوم ہوگیا کہ جو کچھ مین
اتنے سال تک چاہتا رہا اور نہوا وہ حق تعالیٰ کی ایک عنایت مین ہوگیا کہ جب تو سب کو مجھسے پہلے
پہونچا دیا اور فرمایا کہ جبکہ مین اپنی بایزیدی سے باہر آیا جسطرح کہ سانپ اپنی کینچلی سے باہر آتا ہی تو مجھے
عاشق ومعشوق ایک ہی نظر آئے کیونکہ عالمِ توحید مین سب کو ایک ہی دیکھ سکتے ہین اور فرمایا کہ
مجھسے مجھ مین نہ اکی کرای تو مین یعنی مین مقام فنا فی اللہ کو پہونچا اور فرمایا کہ مینے کئی ہزار مقامات
طے کیے لیکن جب بغور دیکھا آپ کو مقام حزب اللہ مین دیکھا یعنے سعی اللہ مین کہ وہ کُنہ ذات ہی کسیکو
وہان راہ نہین ہے اور فرمایا کہ حق تعالیٰ تیس برس سال تک میرا آئینہ تھا اور اب مین اپنا آئینہ آپ ہون
یعنے جو کچھ کہ مجھ مین تھا نہ رہا کیونکہ مین اور حق تعالیٰ شرک ہووے جب مین نہ رہا حق تعالیٰ ہی
آئینہ اپنا ہوا اسی تو اب مین کہتا ہون کہ مین آئینہ اپنا ہون وہ حق تعالیٰ ہی ہی کہ میری زبان
سے بات کہتا ہی اور مین درمیان سے گم ہون اور فرمایا کہ مینے برسون اس درگاہ مین مجاوری
کی آخرِ کار سوائے ہیبت اور حیرت کے اور کچھ حاصل نہوا اور فرمایا کہ مین ربّ العزّت کی
بارگاہ مین پہونچا کچھ روک ٹوک نہ تھی اہلِ دُنیا دُنیا مین مشغول تھے اور محجوب تھے اور اہلِ
آخرت آخرت کی طرف رجوع تھے اور اہلِ دعوی دعوی مین محو تھے اور طریقت والے اور
تصوف والے کچھ لوگ کھانے اور پینے مین بیہوش تھے اور کچھ لوگ راگ اور ناچ مین
مصروف تھے اور جو لوگ کہ راہ کے پیشوا اور قافلے کے پیشرو تھے حیرت کے بیابان مین
گُم ہوئے تھے اور حیرت کے دریا مین ڈوبے ہوئے تھے اور فرمایا کہ مین مُدّت تک خانۂ خدا
کا طواف کرتا رہا لیکن جب مین حق تعالے تک پہونچا تو دیکھا خانۂ کعبہ میرے گرد طواف
کر رہا ہے اور فرمایا کہ ایک رات مینے اپنے دل کو بہت تلاش کیا لیکن نہ ملنا تھا اور نہ ملا
صبح کے وقت مینے ایک آواز سُنی کہ اے بایزید تو ہمارے سوا دوسری چیز کو تلاش کرتا ہے
تجھکو دل سے کیا کام ہے اور فرمایا کہ وہ مرد نہین ہے جو کہ کسی چیز کے پیچھے جاوے بلکہ مرد
وہ ہی کہ جس جگہ کہ وہ ہو جو کچھ کہ چاہے اسکے آگے آوے اور جس چیز سے کہ بات کہے اس سے